۷۸۶

یا ایھا الذین امنو کتب علیکم الصیام

حسب فرمائش عالیجناب مولوی سید متقی حسین صاحب

وکیل درجہ اول

ضمیمہ

کتاب

ہدایت عام

بہ نگرانی

جناب مولوی میر وزیر علی صاحب رضوی

مطبع شمسی حیدر آباد دکن میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضمیمہ ہدایت عام

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی رجل اجنب فی شہر رمضان باللیل ثم ترک الغسل متعمدا حتی اصبح قال یعتق رقبۃ او یصوم شہرین متتابعین او یطعم ستین مسکینا۔

بروایت ابی بصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ شخص ماہ مبارک رمضان میں شبکو جنب ہوا بعد اوسکے عمداً صبح تک ترک غسل کیا۔ فرمایا حضرت نے ایک بندہ آزاد کرے یا دو مہینے پےدرپے روزہ رکھے یا ساٹھ مسکینونکو کہانا کہلائے۔ ایضاً روایت ہے حضرت موسی بن جعفر علیہ السلام سے من اجنب فی شہر رمضان فنام حتی یصبح فعلیہ عتق رقبۃ او اطعام ستین مسکینا وقضاء ذلک الیوم ویتم صیامہ ولم یدرکہ ابدا جو شخص کہ ماہ رمضان میں جنب ہوا پس صبح تک سویا یعنے بقصد ترک غسل کے سویا صبح تک اوسپر واجب ہے اوس شخص پر ایک بندہ کا آزاد کرنا یا ساٹھ مسکینونکا کہانا کہلانا اور اوس روزہ کی قضا کرنا۔ اور وہ اوس روزہ کو جسمین خرابی ہوئی ہے تمام کرے اور فضیلت روزہ کو ہرگز نپاویگا۔

نقل عبارات کتب علماء در مسئلہ ابقاء بر جنابت عمداً تا طلوع صبح صادق

من کتاب المعروف بالشرح الکبیر المسمی بریاض المسائل

یجب الامساک عن تسعۃ اشیاء عن الاکل والشرب المعتاد وغیرہ وعن الجماع قبلا ودبرا وعن الاستمناء وعن ایصال الغبار الی الحلق وعن البقاء

على الجنابة متعمداً حتى يطلع الفجر على الاظهر الاشهر بل عليه عامة من تاخر وفي صريح الانتصار والخلاف والغنية والسرائر والوسيلة وظاهر المحكي عن التذكرة والمنتهى الاجماع عليه وهو الحجة مضافاً الى الصحاح المستفيضة وغيرها من المعتبرة القريبة من التواتر بل لعلها متواترة۔

واجب ہے امساک کرنا نو چیزوں سے کھانے اور پینے سے شئے معتاد کے اور جماع سے قبل و دبر میں اور استمنا سے اور غبار کے حلق میں پہونچانے سے اور جنابت پر عمداً باقی رہنے سے طلوع صبح تک بنا بر اظہر و اشہر کے بلکہ یہ فتوی جمیع متاخرین کا ہے اور کتاب انتصار اور خلاف اور غنیہ اور سرائر و وسیلہ میں صریح ہے اور ظاہر محکی تذکرہ اور منتہی ہے کہ اجماع اسپر ہے اور وہ حجت ہے باضافہ روایات صحاح مستفیضہ و غیر مستفیضہ و معتبرہ کے جو قریب تبواتر بلکہ متواتر ہیں۔

اور بعد چند سطر کے ضمن استدلال میں یہ عبارت ہے کہ ادلہ مذکورہ کا رجحان اون اخبار پر جو مخالف ہیں چند وجوہ سے ہے کہ بہت بڑی وجہ یہہ ہے کہ معتضد ہے بشہرت عظیمہ جو قریب باجماع ہے بلکہ فی الحقیقت اجماع متاخرین کا اسپر ہے علاوہ اجماعات منقولہ کے جو بحد تواتر ہیں۔

نقل عبارت جواہر الکلام

ویجب ایضاً الامساک عن البقاء على الجنابة عامداً حتى يطلع الفجر من غير ضرورة على الاشهر بين الاصحاب شهرة عظيمة كادت تكون اجماعاً بل هي كذالك في الخلاف والوسيلة والغنية والسرائر وظاهر التذكرة كالمحكي عن الانتصار وظاهر المنتهى ايضاً بل هو وان لم يكن محصلاً يمكن دعوى تواتره كالنصوص التي فيها الصحيح وغيره القريب

من التواتر بل لعلها كذلك كما فی الرياض خصوصاً اذ لو حظ فيها
ما دلّ من النصوص علی فساد الصوم بتعمد الجنابة فی النهار وتقريب
ان ذالك ليس الّا لمنافاة تعمد الجنابة للصوم بل ما نحن فيه اولی
بالبطلان باعتبار سبق انعقاد الصوم وعدمه كما صرح بذالك
فی المختلف ومحكی منتهی وادمی اليه فی الحجة بل عن
الانتصار ليس لهم ان يقولوا ان حكم الجنابة لا ينافی
الصوم بدلالة انه قد يحتلم نهاراً ويؤخر
اغتساله ولا فساد لانا لم نوجب ذالك المنافاة
بين الجنابة والصوم بل لانه اعتمد لان يكون
جنبا فی نهار الصوم وليس كذالك من احتلم نهارا
او استمر علی حاله لان كونه جنبا فی هذه الحال
من غير اعتماد ولان بقائه علی الجنابة الواقعة
بالاحتلام ليس باكثر من حصول الجنابة فی النهار
واما الجنابة الواقعة فی الليل وتمكن من
ازالتها فقد اعتمد ان يكون جنبا فی النهار
فاختلف الموضعان وعلی كل حال فالحكم
من القطعيات بل لم يتحقق فيه خلافاً
ولا رواية الصدوق فی المقنع . الی آخره -

یعنے امساک کرنا جنابت پر باقی رہنے سے طلوع صبح تک بغیر ضرورت کے
واجب ہے بنا بر قول مشہور علمار کے جسکی شہرت عظیمہ قریب باجماع ہے
بلکہ اجماع ہے کتاب خلاف اور وسیلہ اور غنیہ اور سرائر وظاہر تذکرہ مین جیسا

کہ حکایت کی گئی اجماع کی انتصار سے وظاہر منتہی سے بہی بلکہ وہ اگرچہ اجماع محصل نہین ہے ممکن ہے دعوے اوسکے تواتر کا مثل اخبار صحیحہ وغیر صحیحہ کے جو قریب بتواتر ہین بلکہ متواترہ ہین جیسا کہ کتاب ریاض مین ہے خصوصاً جبکہ ملاحظہ کیا جاے اون اخبار کا جو دلالت کرتے ہین فساد صوم پر بسبب تعمدؔ جنابت کے دنہین بہ تقریب اسکے کہ یہ حکم نہین ہے مگر بسبب اس کے کہ تعمد جنابت منافی صوم ہے بلکہ جس مسئلہ مین ہماری گفتگو ہے یہ اولی ببطلان ہے باعتبار سابق ہونے انعقاد صوم کے اور انعقاد نہونیکے جیسا کہ کتاب مختلف مین تصریح اسکی ہے اور محکی کتاب منتہی ہے۔ اور لمعہ مین اشارہ اسکی طرف ہوا ہے بلکہ کتاب انتصار مین ہے کہ یہ نہین کہہ سکتے کہ حکم جنابت منافی صوم کا نہین ہے کیونکہ دنکو احتلام ہوتا ہے اور غسل مین تاخیر ہوتی ہے روزہ فاسد نہین ہوتا یعنی یہ دلیل صحیح نہین ہے کیونکہ ہم یہ نہین کہتے ہین کہ حکم بطلان کا بسبب منافات جنابت اور صوم کے ہے بلکہ وجہ اوسکی یہ ہے کہ اوس نے اعتماد کیا ہے کہ دنکو روزہ مین جنب رہے اور جو شخص کہ دنکو محتلم ہوا اور اپنی حالت پر مستمر رہا وہ مثل شخص مذکور کے نہین ہے کیونکہ محتلم بغیر اعتماد کے حالت جنب پر باقی ہے اور اوسکا حالت احتلام پر باقی رہنا زیادہ تر حصول احتلام سے نہین ہے جو دنکو حاصل ہوئے۔ بخلاف جنابت کے جو شب کو ہوئے اور قادر ومتمکن اوسکے ازالہ پر ہوے اور نکرے کہ اوس نے اعتماد کیا ہے اسپر کہ دنکو جنب رہے پس ما بین دونون حالتون کے (جو مذکور ہوئین) فرق ہے پس بہر حال حکم مذکور (یعنے وجوب امساک تقاء بر جنابت سے عمداً صبح صادق تک) قطعیات سے ہے بلکہ اس مین کوئی اختلاف محقق نہین ہوا اور روایت صدوق کی مقنع مین غیر ثابت ہے

کہ حماد بن عثمان نے کہا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ
شخص ماہ رمضان مین اول شب سے جنب ہو اپس غسل مین تاخیر کی طلوع
فجر تک پس فرمایا حضرت نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ اپنی عورتون
سے اول شب کو جماع کرتے تھے اور غسل مین طلوع صبح تک تاخیر کرتے تھے۔
یہہ روایت کیونکر صحیح ہو سکتی ہے کہ پیغمبر خدا صبح تک جنب رہتے تھے
اور وقت فضیلت نماز کو اپنے ہاتھہ سے کہوتے تھے اور اسی حالت جنب
پر مستمر رہتے تھے باوجودیکہ نماز شب حضرت پر باتفاق جمیع علمار کے واجب
تہی اور حرمت شہر رمضان کی نکرتے تھے نوافل شب کی اور احیار اور عبادت
نکرتے تھے۔ حضرت کا تو بہت بڑا مرتبہ تہا حضرت کے اقوال اور افعال کی
ہم پیروی کرتے ہین جو شخص کے ادنی مرتبہ رکہتا ہوگا اور وہ متدین اور دین
دار ہوگا وہ بہی اسطرح سے ماہ مبارک رمضان مین نکرے گا۔ چہ جائیکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہ جو اساس و نظام دین تھے۔ نعوذ باللہ۔

خلاصہ

فتوی صاحب جواہر الکلام کا یہ ہے کہ قضار و کفارہ دونون واجب ہے اوس
شخص پر جو جنابت پر عمداً صبح تک باقی رہے۔ چنانچہ بعد اسکے استدلال کیا
ہے اور اخبار و احادیث کو جو وجوب قضار و کفارہ پر دلالت کرتے ہین نقل
فرمایا ہے۔ اور اقوال علمار کو جنہون نے دعوے اجماع کا مسئلہ مذکور مین کیا ہے۔
نقل کیا ہے

نقل عبارت کشف الغطار

تا منہا البقاء علی الجنابۃ عمداً المختار الی حتی یطلع الفجر فتعمد المقارنۃ
لابتداء النہار مع الاستمرار کتعمد ابتداء الجنابۃ فی انتہاء النہار و
منہ احداث سبباً فی وقت لا یسع الغسل بعد حصولہ ولا التیمم ولو

وسع التیمم فقط عصیٰ وصح الصوم علی اشکال والنوم ناویا لعدم الغسل او متردداً فیه علی تردد۔

یعنی۔ اٹھوین مفطرات ومفسدات صوم سے بقاء برجنابت ہے عمداً مختاراً طلوع فجر تک پس تعمد مقارنت ابتدا ر روز مین باستمرار مانند تعمد ابتدار جنابت کے ہے آخر روز مین یعنے جسطرح کہ عمداً جنب ہونا آخر روز مین مفسد ومفطر صوم ہے۔ اسی طرح سے عمداً بحالت جنب مقارنت باول صبح مفسد ہے اور ایسے وقت مضیق مین جنابت حاصل کرنا کہ جو وسعت نہ غسل کی اور نہ تیمم کی رکھتا ہو بعد حصول جنابت کے پس یہ بھی حکم مذکور مین ہے واگر اسقدر وقت ہو کہ وہ شخص بعد جنابت حاصل کرنے کے فقط تیمم کر سکتا ہے پس گنہگار ہے اور صحت روزہ مین اشکال ہے۔

اور سونا بقصد ترک غسل کے یا یہہ کہ نیت غسل مین متردد ہو اوسکے صحت روزہ مین تردد ہے۔

نقل عبارت شرح لمعہ

والبقاء علی الجنابة مع علمه بها لیلاً اور بعد دو سطر کے یہ عبارت ہے ویقضی الصوم مع الکفارة لو تعمد الاخلال بالکف المؤدی الی فعل احدها والحکم فی الستة السابقة قطعی یعنی واجب ہے روزہ مین کف یعنی باز رہنا بقاء بر جنابت سے باوجود علم بہ جنابت کے وقت شب مین واگر عمداً اخلال کیا اور کوئی فعل امور مذکورہ سے بجالایا روزہ کی قضا کرے اور کفارہ بھی دے اور یہ حکم چھہ چیزون مذکورہ مین قطعی ہے۔

حاشیہ شرح لمعہ

واما تعمد البقاء علی الجنابة فالمخالف فیه الصدوق حیث جوز

البقاء وابن ابی عقیل حیث اوجب القضاء فقط فکانه لم یعتد بخلافهما۔ شیخ علی ۱۲۔

یعنے لیکن جنابت پر عمداً باقی رہنا پس اسمین صدوق علیہ الرحمہ مخالف ہین۔ کہ بقاء بر جنابت کو جائز جانتی ہین اور ابن ابی عقیل صرف قضاء کو واجب جانتے ہین پس گویا کہ ان دونون کے اختلاف پر کچھہ اعتبار نہین اور حکم مذکور قطعی ہے۔

بیان استدلال قران کی آیت سے جواز بقاء جنابت پر تا طلوع صبح

قال اللہ تعالیٰ احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم یعنی حلال کیا گیا تمہارے لئے شب صیام مین جماع اپنے عورتون سے پس بہ تقتضائے اس آیہ شریفہ کے ہر جزء مین اجزائے شب کے جماع جائز ہے اگرچہ جزء اخیر قریب ومقارن بہ صبح ہو۔

آیہ دوم

قال اللہ تعالیٰ فالآن باشروھن الی قولہ حتی یتبین لکم الخیط الابیض الی آخرہ پس اب جماع کرو عورتون سے الی آخرہ یہ آیہ شریف مقتضی ہے جواز مباشرت کو جزء اخیر شب مین اور یہ مقتضی ہے کہ بقاء بجنابت صبح تک حرام نہو۔ وبعبارت اخریٰ وجوب تقدیم غسل طلوع فجر پر مقتضی ہے تحریم جماع کو جزء اخیر شب مین اور یہ خلاف اطلاق آیہ ہے۔

جواب استدلال کا یہ ہے

کہ آیہ مطلق ہے اور روایات متظافرہ ومتواترہ سے تقیید اور تخصیص آیہ کی جزء اخیر شب کے ساتھہ ہوئی ہے۔

تنبیہ

تحفہ مجوزہ سنہ ۱۳۲۳ھ مین مولوی صاحب نے مفطرات کا بیان اسطرح سے فرمایا ہے۔

مفطرات یعنی روزہ باطل کرنیوالی چیزین

(۱) عمداً کوئی چیز کہانا۔ (۲) عمداً کوئی چیز پینا۔ (۳) عمداً جنب ہونا خواہ جماع سے ہو یا استمنا سے (۴) عمداً جنابت سے طلوع صبح صادق تک رہنا۔ الی آخرہ۔

اجتہاد جدید

مسئلہ مندرجہ تحفہ مطبوعہ قنبر علی سنہ ۱۳۲۴ھ

مسئلہ۔ جنب یا محتلم وقت طلوع صبح صادق اگر با تیمم رہے ہے تو روزہ صحیح ہے اور اگر باوجود پانی ملنے کے اور بیماری نہ ہونیکے اور غسل کے لئے وقت بہی گنجایش رکہنے کے ترک غسل کرے اور تیمم کرے اور تا طلوع صبح صادق بیدار رہے تو علی الاقوی روزہ صحیح ہے اور گنہگار بہی نہین ہے۔

عجب یہ ہے

کہ اس مسئلہ کے قبل مفطرات کو بیان کیا ہے اور اوسمین یہ لکہا ہے کہ (۴) عمداً جنابت سے طلوع صبح صادق تک رہنا)

اگر فتوی مسئلہ مذکور پر تہا کہ روزہ صحیح ہے اور گنہگار بہی نہین پس مفطرات کے ضمن مین یہ فقرہ (عمداً جنابت سے طلوع صبح صادق تک رہنا) کیون بیان کیا کہ جس سے یہ ثابت ہوتا تہا کہ وہ مفطر روزہ ہے۔ و اگر بنا بر احتیاط و بنظر احتیاط کے بیان کیا تہا تو علی الاحوط تحریر کرنا تہا۔ قطع نظر اسکے مسئلہ مذکور مین دوسرا اور اعتراض یہ ہے کہ خلاف اجماع علمار امامیہ ہے اور ابن بابویہ کے اختلاف پر

کسی شخص نے علمار متقدمین ومتاخرین نے اعتبار نہین کی پس اختلاف اونکا یا ابن عقیل کا اختلاف اجماع مذکور کے لئے مضر نہین ہے۔ اور شہید ثانی علیہ الرحمتہ نے شرح لمعہ مین باوجود اختلاف مذکور کے دعوے کیا ہے کہ حکم قضا وکفارہ چہہ چیز مذکورہ مین (کہ جسکے منجملہ بقار بر جنابت ہے) قطعی ویقینی ہے۔

تیسرا اعتراض یہ ہے

کہ اگر خلاف اجماع اس مسئلہ کو اختیار فرمایا اور موافقت ابن بابویہ کی مسئلہ مذکور مین کئے تھے تو اونکے نزدیک تیمم کی کوئی ضرورت نہین ہے جبکہ بقا بر جنابت جائز ہے اور گنہگار بھی نہین پس تیمم کی کیا ضرورت ہے مولوی صاحب نے حکم تیمم کا فرمایا ہے یہ بالکل جدید ہے۔ باوجود جواز بقار بر جنابت اور حکم تیمم کا اسکا قائل سوائے مولویصاحب کے علما متقدمین ومتاخرین سے کوئی شخص نہین ہے اور نہ ایسی کوئی حدیث ہے بلکہ مولویصاحب کے قول کے خلاف احادیث موجود ہین۔

خادم الشرع

سید ابو الحسن عفی عنہ